Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۷ شعبان ۱۳۹۸ھ ۳ ظہور ۱۳۵۷ہش ۳ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۷

مشہور عالم پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کا انقلاب انگیز تحقیقی کارنامہ

آپ کی پیشکردہ "یونیفائڈ تھیوری" امریکہ میں کئے جانے والے تجربات کی کسوٹی پر پوری اتری

"یہ تھیوری نیوٹن کے بعد گزشتہ تین سو سال کے دوران علم طبیعیات میں سب سے زیادہ اہم اور گرانقدر اضافہ ہے"

ایسا انقلاب انگیز نیا نظریہ پیش کرنے پر دنیا کے نامور ماہرین طبیعیات کا زبردست اظہار تحسین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مشہور عالم پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب نے دنیائے سائنس میں ایک انقلاب انگیز تحقیقاتی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آپ نے ذرّات کو متاثر کرنے والی مقناطیسی برقی قوت کے باہم دگر اثرات سے متعلق بنیادی اصول کے طور پر بالکل ایک جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ آپ کا پیشکردہ یہ نظریہ امریکہ میں کئے جانے والے انتہائی دقیق تجربات کی کسوٹی پر پورا اترا ہے۔ نامور سائنسدانوں نے آپ کے اس نظریہ کو سر آئزک نیوٹن کے بعد گزشتہ تین سو سال کے دوران علم طبیعیات میں سب سے زیادہ اہم اور گرانقدر اضافہ قرار دیا ہے۔

"پاکستان ٹائمز" لاہور نے اپنے یکم اگست ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس عظیم کارنامہ کو ایک خبر کی شکل میں نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ اس خبر کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"راولپنڈی ۳۱ جولائی۔ پاکستان اٹامک انرجی کمشن کی فراہم کردہ اطلاع مظہر ہے کہ مشہور عالم پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبدالسلام اور امریکہ کے پروفیسر ایس۔ وائنبرگ (PROF. S. WEINBERG) نے خالص اپنی ذاتی ریسرچ کے بل پر طبیعیاتی سائنس میں "یونیفائڈ تھیوری" کے نام سے جو بالکل نیا اور اچھوتا نظریہ پیش کیا ہے حالیہ تجربات کی کسوٹی پر وہ بہر نوع پورا اترا ہے ان تجربات نے اس کی پوری پوری تصدیق کر دی ہے۔

پاکستان اٹامی توانائی کمشن کے "پاک ایٹم" نامی ماہانہ نیوز لیٹر نے اپنے تازہ ترین شمارہ میں اس نئے نظریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ تجربات ماہرین طبیعیات نے امریکہ کی سٹینفورڈ یونیورسٹی (STANFORD UNIVERSITY) میں کئے ہیں۔

سائنسدان پروفیسر سلام کی اس نئی تھیوری کو نیوٹن کے نظریہ کشش ثقل کے بعد جو اس نے آج سے تین صدی قبل پیش کیا تھا علم طبیعیات میں سب سے اہم اور گرانقدر اضافہ قرار دے رہے ہیں۔

برقی مقناطیسی قوت تمام برقیاتی ذرّات کے مابین اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ قوت دائیں اور بائیں میں تمیز نہیں کرتی اور ہر عنصر کے ذرّات کو مجتمع رکھتی ہے جبکہ کمزور قوت (WEAK FORCE) تابکاری کے عمل کو جنم دیتی ہے اور دائیں بائیں میں تمیز روا رکھتی ہے۔

پروفیسر سلام کی "یونیفائڈ تھیوری" کی رُو سے برقیاتی ذرّات کے باہمی عمل (INTERACTION) سے بعض ایسے خفیف اثرات پیدا ہونے چاہئیں جو کہ دائیں اور بائیں میں تمیز روا رکھتے ہوں۔ ان کمزور اور بظاہر غیر محسوس اثرات کے وجود کی تصدیق ڈاکٹر ڈک ٹیلر نے متعدد انتہائی دقیق تجربات کے ذریعہ کی (ڈاکٹر ٹیلر نے اپنے ان تجربات کا اعلان گزشتہ سال ۲۱ جون کو کیا تھا)

ماہرین کا کہنا ہے کہ ان تجربات سے پروفیسر سلام اور وائنبرگ کی "یونیفائڈ تھیوری" حتمی طور پر درست ثابت ہوئی ہے۔ پروفیسر سلام کے نظریہ کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور قوت ایک ہی مظہر قدرت کے دو پہلو ہیں بعینہٖ جس طرح نیوٹن کے نظریہ کشش ثقل نے اس امر کی نشاندہی کی تھی کہ وہ قوتیں جو اجسام کو نیچے کی طرف گرانے کی ذمہ دار ہیں اور وہ قوتیں جنہوں نے سیاروں کو سورج کے گرد اپنے اپنے مدار میں سنبھالا ہوا ہے درحقیقت ایک ہی قوت کے دو مظاہر ہیں۔"

(پاکستان ٹائمز یکم اگست ۱۹۷۸ء صفحہ آخری)

اخبار احمدیہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے آجکل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیش نظر یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ ان دنوں حضور سویڈن میں قیام فرما ہیں۔ گزشتہ دنوں موصول ہونیوالی اطلاع کے بموجب حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳ ظہور۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳ ظہور۔ محترم بریگیڈیر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کو شدید بخار ہے۔ گزشتہ دنوں آپ اچانک پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہو گئے تھے۔ ابھی تک ہسپتال میں داخل ہیں اور علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر شعبان ۱۳۹۸ھ
۳ر اگست ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمالِ صالحہ کی جڑ اور اس کی حفاظت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی فلاح کے حصول کے لئے ایمان کے محض زبانی اقرار کو کافی قرار نہیں دیا ہے بلکہ ضروری ٹھہرایا ہے کہ دل اس کی تصدیق کرے۔ تصدیق بالقلب کا پتہ اعمالِ صالحہ سے لگتا ہے۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد خاص تعہد کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے وہ گویا اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ وہ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ کا مصداق ہے۔

جہاں ایمان کے ثبوت کے لئے اعمالِ صالحہ کا بجا لانا ضروری ہے وہاں اعمالِ صالحہ کا اس حد تک اور مقام پر ہونا ضروری ہے کہ وہ عنداللہ قبول کئے جائیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا درجہ اور مقام ہے کہ جس پر پہنچنے کے بعد اعمالِ صالحہ خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول ٹھہرتے ہیں۔ اس کا جواب خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں کے (اعمال) قبول کرتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ نیک اعمال عنداللہ اس وقت مقبول قرار پاتے ہیں جب وہ تقویٰ کی رُوح سے مملو ہوں۔ اور تقویٰ کی رُوح سے وہ اسی وقت مملو ہونگے جب اعمالِ صالحہ بجا لانے والا خود تقویٰ کے نور سے منور ہونے کے باعث متقی ہو۔ اگر ظاہری نیک اعمال ہی قبولیت کا درجہ پا سکتے تو خدا تعالیٰ حج کے موقع پر کی جانے والی قربانیوں کے متعلق یہ نہ فرماتا:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج آیت ۳۸)

ترجمہ:۔ (یاد رکھو) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، دعائیں الغرض ہر نیک عمل کے عنداللہ مقبول ہونے کا مدار تقویٰ پر ہے۔ اگر یہ سب اعمال تقویٰ کی رُوح سے مملو ہیں تو یہ خدا کی جناب میں قبول کئے جانے کے قابل ہیں۔ اور اگر تقویٰ کی رُوح ان میں نہیں ہے اور محض دکھاوے کے لئے کوئی انہیں بجا لاتا ہے تو یہ سب نیک اعمال اس کے منہ پر مار دیئے جاتے ہیں۔ نہ ان کا کوئی نیک نتیجہ نکلتا ہے اور نہ انسان ان کی وجہ سے کسی ثواب یا اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا اپنے متبعین پر سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے پر دیا تا انہیں مقبول اعمال بجا لانے کی توفیق ملے اور وہ تائید و نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی مساعی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔ مثال کے طور پر آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق سے پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔" (کشتی نوح)

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اعمالِ حسنہ کی عنداللہ مقبولیت کا دارومدار تقویٰ پر ہے۔ جب تک ایک مومن تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر حقیقی معنوں میں متقی نہ بنے اُس کے اعمال خدا تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کے لائق نہیں ٹھہرتے اور وہ عنداللہ کسی اجر و ثواب کا مستحق نہیں قرار پاتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کو جملہ نیک اعمال کی جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے شعر؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہی نیک اعمال بار آور اور ثمرور ثابت ہوتے ہیں جن کی شاخیں تقویٰ کی جڑ سے پھوٹی ہوں۔ کسی اور جڑ سے نکلنے والے اعمال خواہ وہ بظاہر کتنے ہی نیک نظر آئیں نتیجہ خیز نہیں ہوتے اور ضائع ہو جاتے ہیں۔

اندریں صورت یہ امر از بس ضروری ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے اور پھر اس کی حفاظت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی حفاظت کرنے کی نہایت ہی پُر زور الفاظ میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

اے برمنگھم کے احمدی نونہالو!

(بحوالہ الفضل ۲۰ر جولائی ۱۹۷۸ء)

پڑھا ہے تذکرہ جن کا وہ خوش گہر ہو تم
مری نگاہ میں خورشید ہو قمر ہو تم
جہانِ یاس کی اُمید کا شجر ہو تم
دل و نظر کی تمناؤں کا ثمر ہو تم

وقارِ شہر ہو، تم آبروئے برمنگھم
تمہی ہو مشرق و مغرب کا اک حسین سنگم

تمہارے ہاتھوں میں قرآں کے نور کی قندیل
بنا سکا نہ بنائے گا کوئی اس کا مثیل
کہاں یہ نورِ مکمل کہاں مگر انجیل
تم اس کی روشنی پھیلاؤ ٹیمز سے تا نیل

بڑھو کہ اک ذرا ہمت کی بات ہے پیارو
صلیب والوں کی بازی تو مات ہے پیارو

تمہارے پاس دوائے ضلالتِ عالم
تمہارے پاس ہے رُوحوں کے زخم کا مرہم
تمہی نے تھاما ہوا ہے محمدی پرچم
سنو! کہ کہتا ہے کیا وقت کا گجر پیہم

کسی کا خون گناہوں کو دھو نہیں سکتا
خدا کے عدل سے یہ ظلم ہو نہیں سکتا

جہانِ مُردہ کی خاطر حیات لے کے چلو
برائے گم رہاں راہِ نجات لے کے چلو
چلو تو سارا جہاں اپنے ساتھ لے کے چلو
سبھی زبانوں میں قرآں کی بات لے کے چلو

"چلے چلو کہ ابھی تک سحر نہیں آئی
ابھی وہ ساعتِ شمس و قمر نہیں آئی"

میجر منظور احمد (ریٹائرڈ)
ساہیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسید مژدہ کہ ایّام نو بہار آمد

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی تمام برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کو دامن میں سمیٹے آرہا ہے۔ اس کی آمد آمد ہے۔ اس مبارک ماہ کے روزے رکھ کر اور اس میں نیک اعمال بجالا کر انسان خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کرتا اور اپنے دامن کو ان نعمتوں سے بھر لیتا ہے جو اس ماہ سے متعلق احکام بشاشت اور خلوص قلب سے بجالانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں وہ اپنے آپ کو ان جنتوں کا مستحق بنا لیتا ہے جس کا وعدہ مومنوں کو دیا گیا ہے۔

اس ماہ کو مومنوں کے لئے روحانی موسم بہار قرار دیا گیا ہے جس طرح موسم بہار کے شروع ہوتے ہی شجر کاری کی مہم شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں پودے زمین میں جلد جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ شجر اور درختوں کی نئی کونپلیں نکل آتی ہیں وہ ہرے بھرے اور خوبصورت پتوں سے لد جاتے ہیں۔ زمین میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ نباتات کو اگل اگل کر باہر پھینک دیتی ہے۔ کلیاں چٹکتی ہیں پھول کھلتے ہیں۔ ہر چیز پر نکھار آجاتا ہے اور انسان کے دل و دماغ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ طبائع میں بشاشت اور خوشی و انبساط کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن بندہ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی اعمالِ صالحہ کے پودے لگاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت حاصل ہونے کی وجہ سے دلوں کی زمین میں جلد جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ ایمان کے درختوں کے نئے شگوفے نکل آتے ہیں اور وہ سرسبز و شاداب اور خوبصورت پتوں سے لد جاتے ہیں۔ ان پر ایک جوبن اور نکھار آتا ہے پھول کھلتے ہیں کلیاں چٹکتی ہیں۔ روحانی فضا خوشبوؤں سے معطر ہو جاتی ہے اور عطر بیز ہوائیں انسانی قلوب میں نیا ولولہ اور جوش پیدا کرتی ہیں ۔

(۲)

ایک مومن کو رمضان المبارک میں غیر معمولی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے وہ ذکرِ الٰہی پر زور دیتا ہے۔ دن کے اوقات کے علاوہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوتا اور اس سے دعائیں کرتا ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ کثرت سے نوافل بھی ادا کرتا ہے۔ صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پہلے سے زیادہ پاتا ہے۔ ایک وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے اس کے اندر بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ ایثار و قربانی میں وہ آگے قدم بڑھاتا ہے۔ ذوق و شوق اور حرارت ایمانی اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ نیک اعمال بجالاتے ہوئے اپنے اندر خوشی و انبساط محسوس کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپناتا اور اس کے رنگ میں رنگین ہونے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ وہ اس کی خوشنودی اور رضا سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کو روحانی درخت اور باغات قرار دیا ہے۔ آپ جنت کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے اپنی تالیف منیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اس کے اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ نظر آتے ہیں اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔"

سو روحانی موسم بہار میں کہیں ذکر الٰہی کی پھلواریاں نظر آتی ہیں۔ کہیں انفاق فی سبیل اللہ کے کھیت لہلہا رہے ہوتے ہیں۔ کہیں نوافل کے سرسبز و شاداب درخت نظر دل کو آسودگی بخشتے ہیں۔ کہیں نسیم شبی دعا دل خوشبو بیز انسان پر وجد کی کیفیت طاری کرتی ہیں روحانی خوشبوؤں سے معطر ہوائیں چلتی ہیں جو دلوں میں ایک عجیب لذت و سرور پیدا کرتی ہیں۔ رمضان المبارک میں حسن نیت اور خلوص قلب سے نیک اعمال بجا لانے والوں کی طبائع میں ایک عجیب قسم کی بشاشت اور انبساط پیدا ہوتا ہے۔ ان کے عادات و اخلاق اعمال و افعال حرکات و سکون اور عبادات و معاملات میں ایک خاص قسم کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۳)

موسم بہار میں بظاہر ٹنڈ منڈ درخت جن کا زمین سے کسی حد تک تعلق قائم ہوتا ہے پھر ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھول اور پتے نکالنے شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح رمضان المبارک میں ایک گناہگار انسان جو بظاہر روحانی لحاظ سے ٹنڈ منڈ ہوتا ہے روزہ کی عبادت بجالا کر اور اس سے متعلق دوسرے اعمال بجالا کر گناہوں کی خزاں کے اثر کو دور کر لیتا ہے۔ اور روحانی لحاظ سے پھر اس پر برگ و بار آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ کو رمضان کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

لِاَنَّہٗ یَرْمُضُ الذُّنُوْبَ اَیْ یُحْرِقُھَا۔

رمضان المبارک کو رمضان اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (بخاری)

جو شخص روزہ کی عبادت کو محض رسم اور رواج کے طور پر نہیں بلکہ اسے شریعت حقہ کا حکم جانتے ہوئے اور فرضیت رمضان پر اعتقاد رکھتے ہوئے خلوص نیت سے ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے۔

غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ۔

جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا۔

یعنی روزہ دار کے لئے رمضان المبارک میں ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ گناہ اور معاصی کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر اس بات سے رکتا ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا۔ وہ شہوات نفسانیہ کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے وہ ان تمام بواعث سے نجات حاصل کر لیتا ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد بناتے ہیں۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

(۴)

ظاہری موسم بہار ایک خاص وقت تک اور ایک محدود عرصہ تک درختوں کو رونق اور تر و تازگی بخشتا ہے۔ وہ انہیں آئندہ موسم خزاں کے اثرات سے محفوظ نہیں رکھتا یعنی پھر ایک وقت آتا ہے جب پت جھڑ شروع ہو جاتی ہے۔ مگر روحانی موسم بہار یعنی رمضان المبارک نہ صرف پچھلی خزاں کے اثر کو دور کرتا ہے بلکہ آئندہ موسم خزاں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ

روزے ایک مومن اور گناہوں کے درمیان ڈھال بن جاتے ہیں۔ وہ اسے گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ کو شَھْرُ الصَّبْر قرار دیا ہے۔ یعنی یہ مہینہ ایسا ہے جو انسان کو برائیوں اور گناہوں سے روکتا اور نیکیوں پر قائم رکھتا ہے۔ مزید برآں یہ مہینہ تو ایک مومن کے لئے مشق اور ٹریننگ کا زمانہ ہے۔ اگر وہ اس مشق اور ٹریننگ کو سال کے باقی مہینوں میں بھی جاری رکھے تو اس ماہ کے روزے آئندہ رمضان تک کے عرصہ کے لئے اس کے لئے ڈھال بن جائیں گے۔ وہ سال بھر کے زہروں سے محفوظ رہے گا۔ گویا خلوص نیت سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر سال رمضان المبارک کے روزے رکھنا انسان کو گناہوں، روحانی خزاں اور پت جھڑ سے محفوظ رکھنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ اور اگر انسان چاہے اور کوشش کرے تو وہ اپنی ساری زندگی اپنے لئے موسم بہار کا تسلسل جاری رکھ سکتا ہے۔

(۵)

ظاہری موسم بہار میں نباتات کی کثرت ہوتی ہے۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہوتی ہے۔ درختوں پر نکھار آجاتا ہے۔ سیرابی اور شادابی کی وجہ سے فصلیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔ درختوں پر پھل زیادہ لگتے ہیں۔ انسان اپنی اندرونی بشاشت اور جوش کی وجہ سے محنت اور مشقت سے کام لیتا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کے رزق میں بڑھوتی ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی موسم بہار یعنی رمضان المبارک کے مہینہ میں انسان کو نیکیوں کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ نوافل ادا کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مواقع نصیب ہوتے ہیں۔ ذکر الٰہی کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ صدقہ و خیرات کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ روحانی ذوق و شوق اور ایمانی حرارت کی وجہ سے انسان عبادت کے بجالانے سے گھبراتا نہیں بلکہ وہ ان میں زیادہ سے زیادہ وقت خرچ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے۔

فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

یعنی انسان رحمت الٰہیہ کے دروازوں کو کھلے ہوئے پاتا ہے۔ فضل الٰہی کا غیر معمولی نزول ہوتا ہے۔ جنت کی نعمتیں اسے عطا ہوتی ہیں۔ رویا و کشوف اور الہام سے وہ نوازا جاتا ہے۔ اس کی دعائیں پہلے کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

پھر یہیں تک بس نہیں کہ انسان کو رمضان المبارک میں زیادہ نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی ہے بلکہ اس کے نیک اعمال کا ثواب بھی دوسرے مہینوں میں کئے جانے والے اعمال سے کئی گنا زیادہ ملتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْهِ
کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً
فِیْمَا سِوَاهُ۔

یعنی رمضان المبارک میں کسی فریضہ کے ادا کرنے کا ثواب دوسرے مہینوں میں ادا کئے جانے والے کسی فریضہ سے ستر گنا زیادہ ملتا ہے۔ گویا ایک طرف اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ تو دوسری طرف ہر نیکی کا ثواب بھی ستر گنا زیادہ ملتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارت یُزَادُ فِیْهِ الرِّزْقُ کے مطابق اس کے روحانی رزق میں زیادتی اور بڑھوتی ہوتی ہے۔

پھر ظاہری اور روحانی موسم بہار میں یہ فرق ہے کہ ظاہری موسم بہار میں میسر آنے والی سرسبزی و شادابی ایک محدود وقت کے لئے ہوتی ہے اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہے لیکن روحانی موسم بہار میں میسر آنے والی سرسبزی و شادابی ختم نہیں ہوتی۔ مومن نہ صرف اس دنیا میں لطف اندوز ہوتا ہے۔ وہاں آخرت میں بھی اسے سرسبزی و شادابی نصیب ہوتی ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کے جس دروازے سے روزہ داروں کو گذارا جائے گا اس کا نام [illegible] تازہ پھولوں اور رسیلے پھلوں کی وجہ سے ریان (سیراب شاداب) ہے جو

دراصل اس دنیا کے اعمال اور ایمان کا تمثل ہیں اور اس میں روزہ داروں کے لئے یہ بشارت ہے کہ اس دنیا میں گو انہوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ایک مہینہ تک چند گھنٹے روزانہ بھوک اور پیاس برداشت کی ہے لیکن اب آخرت میں وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے پیاس اور بھوک سے محفوظ رہیں گے۔ جنت میں انہیں ہمیشہ سیری اور شادابی نصیب رہے گی۔

(۶)

موسم بہار میں انسان اپنے جسم میں تازگی محسوس کرتا ہے۔ اس کی طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ اس بشاشت کی وجہ سے اس کا دل زیادہ کام کرنے پر مستعد ہوتا ہے۔ اس کا جسم تھکن محسوس نہیں کرتا اسی طرح روحانی موسم بہار میں ایک روزہ دار کو کئی خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ پہلی خوشی تو وہ اس بات کا تصور کرکے محسوس کرتا ہے کہ وہ روزہ کی جو عبادت بجالایا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کی جزا میں خود دوں گا۔ اب اگر جزا کسی انسان کے ہاتھ میں ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ وہ جزا چاہے کس قدر زیادہ ہو آخر محدود ہی ہوگی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے محدود نہیں وہ تو ہمیشہ بھرے رہتے ہیں۔ وہ اگر چاہے تو غیر محدود جزا بھی دے سکتا ہے۔ اور روزہ کی عبادت ہی ایسی ہے جس کی جزا اور ثواب کسی حد بندی کے اندر نہیں آتا۔ اس کا اجر بے حد و حساب ہے۔ اگر الفاظ حدیث اجزی بہ کی دوسری قرأت کو لیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں۔ یعنی خالص نیت اور رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے روزہ کی عبادت بجا لانے والے کو میں خود مل جاؤں گا۔ اور اگر روزہ دار کو خدا تعالیٰ مل جائے تو اس کی خوشی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جائے اسے جو خوشی میسر آتی ہے اس کی نظیر اس مادی دنیا میں نہیں مل سکتی۔

ارشاد نبوی ہے کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ اِذَا
اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ
رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی تو اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے احکام کی تعمیل میں [illegible]

وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کی اور بعض حلال چیزوں کو ترک کئے رہا۔ اور اب جب وہ کھانا کھا رہا ہے تو وہ بھی اس کے حکم کے مطابق ہی کھا رہا ہے گویا بھوک اور پیاس میں بھی اسے خدا تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب تھی اور اب کھانا کھانے اور پانی پینے میں بھی اسی کی رضا مد نظر ہے۔ جب وہ اس حقیقت کو پا لیتا ہے تو اس کی خوشی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری خوشی اسے اس وقت نصیب ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرتا ہے۔ یعنی جب اسے روزہ کی عبادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اسے رویا و کشوف اور الہام کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کی نعمت میسر آتی ہے۔ تو اسے ایک اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔

غرض جس طرح ظاہری موسم بہار انسانی جسم و روح میں خوشی و انبساط پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی موسم بہار یعنی رمضان المبارک بھی انسان کو خوشی اور انبساط سے مالا مال کر دیتا ہے وہ ایک طرف خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی توفیق پانے پر خوش ہوتا ہے تو دوسری طرف اس نیک عمل کے نتیجہ میں جب اسے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت نصیب ہوتی تو وہ خوشی محسوس کرتا ہے۔

(۷)

دوستوں کو اس مبارک مہینہ کی برکات افضال اور رحمتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے کمر ہمت کس لینی چاہیئے۔ ہر عاقل بالغ مرد اور عورت کو سوائے ان کے جو شرعی عذر رکھتے ہیں روزہ کا التزام کرنا چاہیئے۔ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال بجالانے چاہئیں۔ زیادہ وقت نوافل ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں گذارنا چاہیئے۔ دعاؤں پر زور دینا چاہیئے یہ دعائیں غلبۂ اسلام کے لئے ہوں احمدیت کی ترقی کے لئے ہوں۔ خلیفۂ وقت کی صحت سلامتی اور آپ کے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے ہوں۔ مبلغین کرام اور کارکنان سلسلہ کے اپنے مفوضہ فرائض کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق پانے کے لئے ہوں۔ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے ہوں۔ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے ہوں۔

یاد رکھیں دعا خدا تعالیٰ پر پورے یقین اور اس کی بخشش پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہونی چاہیئے۔ تبھی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا شرف پاتی ہے۔ نا امیدی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جانے والا ناکام واپس آتا ہے۔ وہاں سے وہی انعام لے کر آتا ہے جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے روزے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اس کے قرب سے بہرہ ور ہونے اور روحانیت میں ترقی کے لئے بہترین ذریعہ ہیں۔ پھر یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہیں۔ ان میں کسل اور سستی نہ صرف انسان کو خدا تعالیٰ کے قرب اور رحمت سے محروم کر دیتی ہے۔ بلکہ وہ اسے دائرہ اسلام سے بھی خارج کر دیتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم اس مبارک ماہ اور روحانی موسم بہار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب ہمیں حاصل ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد چوہدری بشیر احمد صاحب مورخہ ۵ رجولائی ۱۹۷۸ء گیارہ بجے قبل دوپہر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی اور نہایت مخلص بزرگ تھے۔ ان کو بطور امانت گھٹیالیاں میں دفن کیا گیا ہے۔ اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری لطیف احمد گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ

۲۔ محمد یوسف صاحب بھٹی جو میرے بہنوئی تھے ۴ رجولائی ۱۹۷۸ء کو بوقت چار بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ملک محمد بشیر اعوان چکوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۷۳۶

میں نعیمہ منصور زوجہ منصور احمد صاحب بھٹی قوم ہاشمی قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۳ عدد سیٹ
وزن ۱۲ تولہ ۔ قیمت ۔/۱۰۰۰۰
۳۔ زیور چوڑیاں ۴ عدد ۳ تولہ ۔/۱۲۰۰
۔/۱۳۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

الامۃ۔ نعیمہ منصور زوجہ منصور احمد صاحب بھٹی H-35/6, P E C H S کراچی نمبر ۲۹۔

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۲۰ ولد صوفی محمد الدین صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ منصور احمد بھٹی ولد محمود احمد صاحب بھٹی H-35/6 P E C H S کراچی نمبر ۲۹۔

مسل نمبر ۲۲۷۴۳

میں ذکیہ خانم زوجہ سید اقبال احمد صاحب مرحوم پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شرف آباد کراچی ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۔/۴۰۰۰
۲۔ زیور طلائی ۳ سیٹ وزن ۱۰ تولہ قیمت ۔/۶۰۰۰
۔ چوڑیاں ۲ عدد ۲ تولہ " ۔/۱۲۰۰
۴۔ انگوٹھی ایک عدد ½ تولہ قیمت ۔/۳۰۰
۵۔ بُندے تین عدد ۱½ تولہ " ۔/۹۰۰
۱۲۴۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

الامۃ۔ ذکیہ خانم اہلیہ سید اقبال احمد صاحب مرحوم ۲۵۶ شرف آباد کراچی نمبر ۵

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۲۰ ولد صوفی محمد الدین صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ حبیب احمد خان ولد انور احمد خان صاحب ۲۵۶ شرف آباد کراچی نمبر ۵۔

مسل نمبر ۲۲۷۳۸

میں زہرہ جلیل زوجہ ایس ایم جلیل صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰۰
۲۔ زیور طلائی ۔ گلے کا ہار ۳ تولہ
بُندے تین عدد ۱½ تولہ
انگوٹھی ایک عدد وزن ½ تولہ
قیمت ۔/۳۰۰۰
کل وزن زیور ۵ تولہ " ۔/۸۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

الامۃ۔ زہرہ جلیل زوجہ ایس ایم جلیل PECHS 45/D, Block-6 کراچی ۲۹

گواہ شد۔ ایس ایم جلیل وصیت ۲۲۴۶۵ خاوند موصیہ PECHS کراچی ۲۹

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۲۰ ولد صوفی قمر الدین صاحب ریلوے کوارٹرز نزد بلوچ کالونی کراچی ۸۔

مسل نمبر ۲۲۷۳۹

میں فضیلت اختر زوجہ ناصر احمد طاہر قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نوکھر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۳۰۰۰ روپے
۲۔ زیور ۳ تولہ مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فضیلت اختر زوجہ ناصر احمد صاحب طاہر نوکھر ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد طاہر (خاوند موصیہ) ولد عبد المجید ہاشمی صاحب نوکھر ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ غلام احمد موصی ۱۲۸۱ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۷۴۰

میں امۃ الرشید بیگم زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۵۰۰ روپے
۲۔ کانوں کی بالیاں وزن ½ تولہ ۔
۳۔ انگوٹھی وزن ½ تولہ ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرشید زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب مکان نمبر N-E-1179/A گلی نمبر ۲ ڈھوک حکم داد راولپنڈی۔

گواہ شد۔ محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ احمدیہ مسجد نور۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ عبدالکریم ولد محمد العزیز صاحب وصیت ۱۴۴۵۸ ڈھوک حکم داد۔ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۷۴۱

میں امۃ اللطیف زوجہ آغا سیف اللہ صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۶۰۰۰ روپے
۲۔ پلاٹ رقبہ ۴½ مرلہ واقع باغبانپورہ گوجرانوالہ قیمت ۔/۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ اللطیف زوجہ آغا سیف اللہ صاحب ۔ بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد۔ آغا سیف اللہ ولد آغا قدرت اللہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن ... (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ محمد حنیف شمس ولد حاجی محمد شریف صاحب ۔ بیت الشمس ۔ باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی ایمانداری پر مُہر لگانے والے مومن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اِس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اِس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصّہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اِسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اِس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کرکے دکھلاوے اِس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔"
(الوصیت صفحہ ۲۰)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام فرزندانِ احمدیت کو توفیق دے کہ وہ نظامِ وصیت میں شمولیت کے سلسلہ میں سبقت دکھلا کر اپنی ایمانداری پر مُہر لگائیں۔ آمین ثم آمین

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب کا ۳۰؍ جون کو سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں بندش پیشاب کا آپریشن ہوا۔ ۱۷؍ جولائی کو گھر آنے کی اجازت مل گئی تھی۔ لیکن تا حال کمزوری بہت زیادہ ہے نیز مرض کی بعض کیفیات بدستور قائم ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدہ صاحبہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (احسان الرحمٰن لبرا۔ ربوہ)

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کے ایک رُکن مکرم ماسٹر شبیر حسین صاحب کے دو بچے بیمار ہیں ایک بچے کلیم احمد کی آنکھ میں ڈاکٹری تشخیص کے مطابق کینسر ہے اور دوسرے بچے راشد نعیم کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے مکرم شبیر صاحب بہت فکرمند ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو کامل شفا عطا فرمائے اور والدین کی پریشانی کو دُور فرمائے اور اپنا فضل اور رحم فرمائے۔
(عبدالخالق خالد معتمد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)

۳۔ میرے والد مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(نعمان احمد ورک ۲/۲۰ کریم پارک راوی روڈ۔ لاہور)

۴۔ میرا بیٹا عزیز منیر احمد سلمہٗ ایم۔ ایس سی کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔ (محمد ابراہیم بھامڑی۔ دفتر وقفِ جدید۔ ربوہ)

اعلان گمشدہ نقدی

۱۳؍ جولائی کی صبح کو نیچے گول بازار کے قریب ہسپتال کی سڑک پر سے کچھ نقدی گمشدہ ملی ہے جس دوست کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔
(عبدالسلام [illegible] کوارٹر ۱۲ درویشان)

عشرہ وقفِ جدید کی رپورٹیں

یکم جولائی سے دس جولائی تک جماعتوں میں عشرہ وقفِ جدید منا کر وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت بیان کی گئی، نئے احباب کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی ترغیب دی گئی، وعدہ جات حاصل کئے گئے اور چندہ کی وصولی کی رفتار تیز کی گئی۔ اِس دینی مہم کو کامیاب بنانے میں جن احباب اور عہدیداران نے حصّہ لیا اللہ تعالیٰ ان کو جزاءِ خیر عطا فرمائے اور اپنے فضل اور رحمت سے ہمیشہ نوازتا رہے آمین۔

سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید سے التماس ہے کہ عشرہ وقفِ جدید کو کامیاب بنانے میں احبابِ جماعت نے جو کوششیں فرمائی ہیں ان کی رپورٹ دفتر ہذا کو بھیج دی جائے اور چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بلا تاخیر جمع کرا دی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم ملک مشتاق احمد صاحب حال نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کا نواسہ اور محترم ملک نور عالم صاحب آف ملتان کا پوتا ہے۔
احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر سے نوازے، دین و دُنیا کا درخشندہ ستارہ بنائے اور وہ والدین کے لئے قُرۃ العین ثابت ہو۔ آمین
(حبیب الرحمٰن اعوان لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ)

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی ہدایت کے مطابق تیاری

داخلہ جاری ہے!

• ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
• الیکٹریشن • آٹو الیکٹریشن • الیکٹریکل سپروائزر

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی رجسٹرڈ
نزد مسجد صادق۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فرم کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے:۔
کار ڈرائیور۔ ایک
کلرک میٹرک پاس۔ ایک۔ چپڑاسی۔ ایک
تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
اے چودھری اینڈ کمپنی
رام گلی ۷ برانڈرتھ روڈ
(پوسٹ بکس ۱۲۹۵) لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴